سید حباب ترمذی

نعت

ساحلِ مقصود پر دل کا سفینہ آ گیا
اے خوشا صلِ علیٰ شہر مدینہ آ گیا

ہوتے ہوتے آپ کے در تک رسائی ہو گئی
آتے آتے سر جھکانے کا قرینہ آ گیا

جب مدینے میں قدم رکھا تو یوں مجھ کو لگا
جیسے کچھ دن کے لئے مجھ میں مدینہ آ گیا

روضۂ اطہر کا پر تو جب مرے دل پر پڑا
شکل میں اشکوں کی آنکھوں کو پسینہ آ گیا

اب کہاں جاؤں درِ اقدس سے اٹھ کر اے حباب
تا بہ ساحل جب محبت کا سفینہ آ گیا

حاجی ملک ماہر کرنالی

نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

ہو عزیز کس کو وہ زندگی، تیری یاد میں جو بسر نہ ہو
کوئی ایسے قلب کا کیا کرے، جہاں تیرے غم کا گزر نہ ہو

کہوں کس سے سرورِ دو جہاں! میں غمِ فراق کی داستاں
کہوں کیا کہ میرے نصیب میں ہے وہ شب کہ جس کی سحر نہ ہو

میرے دل میں عشق رسول ہے، اسی رہ میں موت قبول ہے
جو میرے ساتھ نہ چل سکے، وہ مرا شریکِ سفر نہ ہو

مرا شغل مدح سرائی ہے، یہی ایک میری کمائی ہے
مری بات کیوں نہ بھلی لگے، مری نعت میں کیوں اثر نہ ہو

نہیں شاعری وہ جو مدحتِ شہِ انبیا سے ہو اجنبی
اسے کون شاخِ چمن کہے، کہ جو واقفِ گلِ تر نہ ہو

ہوں ثنا میں مجھ کو مہارتیں، مجھے خواب میں ہوں بشارتیں
کریں مجھ پہ لطف حضور، تو مجھے کوئی خوف و خطر نہ ہو

مری آنکھ اشکوں سے بھر گئی، کہوں کیا جو دل پہ گزر گئی
مجھے آئے کیسے یقیں بھلا، مرے چارہ گر کو خبر نہ ہو

ہے یہی دعا یہی مدعا، جو قبول ہو تو ہے بات کیا
کہ نہ دل دکھے مری بات سے مرے بات سے بھی ضرر نہ ہو

مجھے فہم شعر و سخن نہیں، مجھے سیکھنے کی لگن نہیں
اسے کون ماہرِ فن کہے، جسے یاد کوئی ہُنر نہ ہو